ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی
جلد ۸۵ شمارہ ۲۷ ۵ تا ۱۱ جولائی ۲۰۰۲ء ۲۳ تا ۲۹ ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ

نہتے بے قصور فلسطینیوں پر اسرائیلی درندوں کا قہر

عالم اسلام خاموش کیوں؟

مسلم حکمرانوں کی بے حسی کا اگر یہی عالم رہا تو آنیوالا مستقبل نہ صرف فلسطینیوں بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے بھی انتہائی خطرناک اور صبر آزما ہوگا ــــ محمد سالم جامعی

گذشتہ کئی سالوں سے شاید ہی کوئی دن ایسا گزرا ہو جس کا سورج فلسطینیوں کے خون کی خبر لے کر طلوع نہ ہوا ہو۔ ۱۹۴۸ء سے جب صیہونی طاقتوں نے قلب عرب میں اسرائیلی خنجر گھونپا تھا وہ دن ہے اور آج کا دن جس میں فلسطین کے اصل مالک در بدر کی ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں اور نہ صرف یہ کہ ان کا سب کچھ چھین لیا گیا ہے بلکہ خود ان کی جان عزیز بھی سنگینوں کی زد میں ہے کوئی نہیں جانتا کہ کب اسرائیلی درندے انھیں موت کی نیند سلا دیں۔ آج لاکھوں فلسطینی انتہائی خوف، یاس اور کسمپرسی کی زندگی گزارنے پر مجبور کردیے گئے ہیں اور اگر یہ کہا جائے کہ ٹینکوں، بکتر بند گاڑیوں، بندوقوں کی گڑگڑاہٹ، بموں کے خوفناک دھماکے، گولیوں کی کلیجہ چیر دینے والی سنسناہٹ، آگ کے بے رحم بھڑکتے شعلے، راکھ کے ڈھیر، خون کی لالہ زاری، زخمیوں کی آہیں، لاشوں کے ڈھیر کے نظارے، آہیں، آنسو اور تباہی و بربادی فلسطینیوں کا مقدر بن چکے ہیں تو شاید یہ کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔

مسلسل پچاس برسوں تک صحرائے عرب میں پل بڑھ کر جوان ہونے والی فلسطینیوں کی دو نسلیں آج جب یہ سب کچھ دیکھتی ہیں تو ان کا خون کھول اٹھتا ہے اور وہ فطری طور پر کسی بھی کچھ کر گزرنے کی راہ اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں جس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ عالمی برادری اور بین الاقوامی اداروں کو اسرائیلی درندگی کی طرف متوجہ کرسکیں۔ [illegible] نہتے فلسطینیوں کے پاس [illegible] ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں ہیں جن سے وہ اسرائیلی درندگی کا مقابلہ کرسکیں۔ ان کے پاس صحرائے اردن کے ریگزاروں کے چھوٹے چھوٹے پتھر ہوتے ہیں جنھیں وہ موقع پا کر کسی اسرائیلی درندے کی طرف اچھال دیا کرتے ہیں جو کبھی اگر نشانہ پر پہنچ جائے تو ہلکی سی خراش لگاتے ہوئے پھر اسی صحراء کی ریت میں پیوست ہو جاتے ہیں۔ یہی فلسطینی نوجوانوں کا وہ ہتھیار ہے جسے انتفاضہ کی تحریک سے یاد کیا جاتا ہے اور جس کے بارے میں پروپیگنڈہ باز اسرائیل اور اس کا سرپرست یورپ اس طرح ڈھنڈورا پیٹا کرتے ہیں جیسے فلسطینی مسلح ہوکر خطرناک ہتھیاروں کے ساتھ اسرائیلی ٹھکانوں پر کوئی یلغار کررہے ہوں۔

فلسطینی عوام ان کی قیادت اور انسانیت کے تحفظ کی علمبردار تنظیمیں مسلسل پچاس سالوں سے مطالبہ کرتی رہی ہیں کہ فلسطینیوں کو ان کا حق دیا جائے لیکن اس مطالبہ پر آج تک نہ تو امن اور انصاف کا خود کو اجارہ دار کہنے والے امریکہ کے کان پر کوئی جوں رینگی اور نہ ہی اقوام متحدہ جیسے تمام امن کیلئے ہی قائم کیا گیا تھا اس کے تن بے جان میں کوئی حرکت پیدا ہوئی۔ پھر "مرتا کیا نہ کرتا" کے مصداق جب فلسطینی نوجوان یہ سوچنے پر مجبور ہوگئے کہ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیے بغیر انھیں ان کا وطن نہیں مل سکتا تو امریکہ اور اقوام متحدہ کو مجبوراً فلسطینی رہنماؤں اور ظالم و جابر اسرائیلی حکومت کے درمیان آکر ایک لنگڑا اور لولا معاہدۂ امن کرانا پڑا اور آج صورتحال یہ ہے کہ اسرائیلی درندہ شیرون اس لنگڑے لولے معاہدہ کو بھی پورا کرنے اور خطہ میں امن قائم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے جس کے نتیجہ میں ایک بار پھر ارض فلسطین بارود کا ڈھیر بنی ہوئی ہے۔ اپنے حقوق سے محرومی کے احساس کا شکار فلسطینی نوجوان، بچے اور بوڑھے انسانی بموں کی شکل اختیار کرتے جارہے ہیں اور اسرائیلی وزیر اعظم شیرون امریکہ کی سرپرستی میں فلسطینیوں کو تباہ و برباد کرنے پر تلا ہوا ہے۔

گذشتہ ایک سال کے دوران نصف درجن سے زائد مرتبہ اسرائیلی فوجیں اپنے ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کے ساتھ فلسطینی اقتداری کی حدود میں داخل ہوکر اقتداری کے دفاتر اور صدر ریاست یاسر عرفات کی قیام گاہ کو تباہ و برباد کرچکی ہیں اور فلسطینی عوام کا خون سرراہ بہا رہی ہیں۔

یہ کس قدر حیرت و افسوس کی بات ہے کہ دنیا بھر میں امن کی ٹھیکیداری کا دعویدار امریکہ نہ صرف اسرائیل کی اس درندگی پر خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے بلکہ امریکی صدر بش اسرائیلی درندگی کو اس کا دفاعی حق قرار دے کر ظالم شیرون کی پیٹھ بھی تھپتھپا رہا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ اب امریکہ کے وہائٹ ہاؤس سے دنیا کو یہ پیغام بھی دیا جانے لگا ہے کہ جب تک یاسر عرفات فلسطینی اقتداری کے سربراہ ہیں اس خطہ میں امن کا قیام انتہائی مشکل ہے، اس لیے کہ فلسطینی نوجوان جو فدائی کارروائیاں کر رہے ہیں وہ عرفات کے اشاروں پر ہی کر رہے ہیں۔

تنازعہ فلسطین میں کون حق پر ہے کون ناحق پر، کون ظالم ہے اور کون مظلوم اس سے دنیا کا ہر شخص واقف ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ اسرائیل ایک زہریلا خنجر ہے جس کے جواز کی کوئی سند نہیں ہے۔ اسرائیل خاص امریکہ کی ناجائز اولاد ہے جو مشرق وسطیٰ پر قبضے کی اس کی سازش کا ایک حصہ ہے جبکہ فلسطینی ہی وہاں اصل عرب فلسطینی سکے (؟) مالک اور اس کے جائز حقدار ہیں اور جب جائز حقدار کو اس کا حق نہ ملے تو اسے حاصل کرنے کے لئے جو بھی کرگذرے وہ اس کا قانونی حق ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت اس سے چھین نہیں سکتی لیکن یہ بات انتہائی افسوس کے ساتھ ہی کہی جائے گی کہ آج دنیا کا کوئی بھی ملک امریکہ کے دباؤ اور خوف کی وجہ سے حق بات کہنے کو تیار نہیں ہے جس نے اسرائیلی درندوں کے حوصلے بلند کردیے ہیں اور جس کے نتیجے میں فلسطینیوں کا خون ناحق سڑکوں پر کھلے عام بہایا جارہا ہے۔

فلسطین کے سلسلہ میں سب سے افسوسناک رویہ عالم اسلام کا ہے۔ آج کوئی ایک مسلم ملک بھی ایسا نہیں ہے جو امریکہ اور اسرائیل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ کہہ سکے کہ فلسطینیوں کو وعدہ کے مطابق مکمل فلسطینی ریاست دی جائے اور اسرائیل اپنی درندگی کو ختم کرکے فلسطینیوں کو ان کے تمام حقوق لوٹائے۔ ہمیں یقین ہے اگر چند مسلم ملک بھی کوئی متفقہ آواز بلند کر دیتے تو شاید امریکہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا کہ اس کے نتائج خراب نکل سکتے ہیں۔

ہمارے خیال میں موجودہ حالات کا تقاضہ یہ ہے کہ پورا عالم اسلام خواب غفلت سے بیدار ہوکر فلسطینیوں پر آئے دن ڈھائے جارہے اسرائیلی مظالم کے خلاف کھل کر آواز بلند کرے اور اسلام دشمن صیہونیوں کو اس بات کا احساس دلادے کہ فلسطینی تنہا نہیں بلکہ پورا عالم اسلام ان کے ساتھ ہے اور اگر انھوں نے ایسا نہیں کیا اور ان کی بے حسی کا یہی عالم رہا تو ہم صاف کہہ دینا چاہتے ہیں کہ آنے والا مستقبل نہ صرف بے سہارا اور مظلوم فلسطینیوں کے لئے بلکہ اقتدار و دولت کے نشہ میں چور مسلم ملکوں کے سربراہوں اور ان کے عوام کے لیے بھی انتہائی خطرناک اور صبر آزما ہوگا۔ □□

ایران کے زلزلہ سے متاثر ہونے والے انسانی اور ملی ہمدردی کے مستحق ہیں
امیر الھند مدظلہ

جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے ایران میں آنے والے تباہ کن زلزلہ میں شہید ہونے والے اور زخمی و متاثرین کے لیے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر کے نام اپنے تعزیتی پیغام میں شہداء کے لیے دعائے رحمت و مغفرت اور متاثرین و پسماندگان کے لیے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے کہا ہے کہ قدرتی آفات کی وجہ سے مصیبت کی اس گھڑی میں پوری دنیا کے تمام انسانیت نواز خصوصاً امت مسلمہ کے افراد ایران کے مصیبت زدگان کے رنج و غم میں برابر کے شریک ہیں۔

مسئلہ فلسطین

اسرائیل جو درحقیقت ایک امریکی اسٹیٹ ہے

تحریر: مولانا نور عالم خلیل الامینی

ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر حملے کے بعد

امریکہ میں اسلامی لٹریچر کی مانگ بڑھ رہی ہے

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

گجرات میں اسمبلی کے وسط مدتی انتخابات: جواز کیا ہے؟

گجرات میں مسلمانوں کے خون کے چھینٹوں کی سرخی ابھی ڈھل بھی نہیں پائی ہے کہ مسلم نسل کشی کے علمبردار اور نازی واد کے پیروکار نریندر مودی نے گجرات میں اسمبلی انتخابات کا بگل بجا دیا ہے۔ مسٹر مودی گجرات میں یہ اسمبلی انتخابات جون میں ہی کرالینا چاہتے تھے مگر چونکہ صدارتی انتخاب میں گجرات اسمبلی کے بی جے پی ارکان کے ووٹوں کی ضرورت تھی اس لیے بی جے پی ہائی کمان کی ہدایت پر یہ انتخابات ملتوی کرا دیے گئے تھے۔ صدارتی انتخاب جولائی میں پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا، اس لیے اب غالباً یہ انتخابات اکتوبر میں کرائے جائیں گے۔ مسٹر مودی اس سلسلہ میں دہلی میں ہی اشارہ بھی دے چکے تھے اور اب اسی ماہ جب ۱۶ رجون کو لال کرشن اڈوانی احمد آباد گئے تھے تو انھوں نے بھی غالباً مودی کو یہ کہہ کر کلین چٹ دے دی ہے کہ اب گجرات کے حالات پہلے سے کافی بہتر ہیں۔

مسٹر مودی اتنی عجلت میں اسمبلی انتخابات وقت سے پہلے کیوں کرانا چاہتے ہیں اس کی وجہ سب کو ہی معلوم ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انھوں نے گذشتہ چھ ماہ کے دوران پورے گجرات میں فرقہ پرستی کی جو کھیتی بوئی ہے اور جس کے نتیجہ میں گجرات مسلسل تین ماہ تک قتل و غارت گری کی آگ میں جلتا رہا ہے۔ ان کے خیال میں اس کھیتی کو کاٹنے کا اب وقت آ گیا ہے اور اسی لیے وہ وقت سے پہلے اسمبلی انتخابات کرالینا چاہتے ہیں تاکہ فرقہ واریت کے نشہ میں سرشار ہندو ووٹ بینک اپنی پوری طاقت ان کی جھولی میں ڈال دے۔ انھیں یہ بھی خطرہ ہے کہ اگر انتخابات میں دیر کی گئی تو جن لوگوں کو انھوں نے بزور شمشیر ان کے گھروں سے نکال کر ریلیف کیمپوں میں پہنچا دیا تھا، وہ کہیں اپنے اپنے گھروں کو نہ لوٹ آئیں جس سے ان کا وہ منصوبہ خاک میں مل سکتا ہے جس کے ذریعے وہ اپنے آپ کو گجرات کا بے تاج کا بادشاہ کہلوانا چاہتے ہیں۔

گجرات کی اس وقت جو فرقہ وارانہ صورت حال ہے وہ تقریباً وہی ہے جو مسلسل کئی ماہ سے وہاں جاری ہے اور حالانکہ مودی حکومت ریلیف کیمپوں سے لوگوں کو زور زبردستی نکال کر اور کیمپوں کو بند کر کے دنیا کی آنکھوں میں یہ دھول جھونک رہی ہے کہ اب صوبہ بھر میں فرقہ وارانہ صورت حال بہتر ہو گئی ہے لیکن جو لوگ حقیقت حال سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ ابھی تک غالباً دس فیصد لوگ بھی ایسے نہیں ہیں جو اپنے گھروں کو لوٹے ہوں اس لیے کہ اجڑے ہوئے مسلمانوں کی واپسی کیلئے مقامی ہندو باشندے جو شرائط لگا رہے ہیں وہ کسی بھی صورت میں ان کیلئے قابل قبول نہیں ہیں۔ حد کی بات تو یہ ہے کہ یہ شرطیں حکومت کے اعلیٰ ذمہ دار افسران کے سامنے لگائی جا رہی ہیں جو کسی سیکولر ملک کیلئے انتہائی شرمناک بات ہی کہی جا سکتی ہے۔

ابھی حال ہی میں مہسانہ ضلع کے ایک دیہات کے کچھ اجڑے ہوئے مسلمانوں کو ڈپٹی پولیس کمشنر اپنے ساتھ لیکر دوبارہ ان کے گھروں میں بسانے گئے تو وہاں کی ہندو آبادی نے شرط رکھ دی کہ اگر یہ لوگ یہاں رہنا چاہتے ہیں تو انھیں اپنے مولویوں سے ناطہ توڑنا ہوگا۔ لاؤڈ اسپیکر پر اذان نہیں دیں گے، سال بھر میں صرف ایک بار گوشت کھائیں گے، اپنے بچوں کے نام ہندوانہ رکھیں گے، دھوتی پہنیں گے، تلک لگائیں گے اور سلام کی جگہ ہندو رواج کے مطابق نمسکار کریں گے۔ ظاہر ہے کمزور سے کمزور مسلمان بھی ان غیر اسلامی شرطوں کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہو سکتا اور شاید یہی وجہ ہے کہ آج بھی نوے فیصد اجڑے ہوئے لوگ یا تو ریلیف کیمپوں میں مصائب و آلام سے بھرپور زندگی گذارنے پر مجبور ہو رہے ہیں اور یا پھر انھوں نے کوئی اپنا یا کھلا بسیرا تلاش کر لیا ہے۔

مودی حکومت کی سفاکی کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہوگی کہ اس نے پولیس کو ہدایت کر دی ہے کہ ۳۰ رجون تک تمام ریلیف کیمپ بند کر دیے جائیں اور لوگوں کو کیمپوں کی عمارتوں سے نکال کر ان پر تالے ڈال دیے جائیں جبکہ گجرات میں موسم برسات شروع ہو چکا ہے اور جس وقت یہ سطریں لکھی جا رہی ہیں تقریباً ایک لاکھ سے زائد بے قصور اور بے گھر مسلمان جوان بچے، بوڑھے اور خواتین کھلے آسمان کے نیچے جہاں نہ دھوپ سے بچاؤ ہے اور نہ ہی بارش سے حفاظت ہے۔ زندگی گزارنے پر مجبور ہو رہے ہیں اور حالانکہ ریلیف کا کام کرنے والی مسلم تنظیمیں بالخصوص جمعیۃ علماء ہند اپنے وسائل و ذرائع کے مطابق سرکاری دہشت گردی کے ذریعے پہلے گھروں سے اور پھر ریلیف کیمپوں سے اجاڑے گئے ان لوگوں کیلئے دھوپ اور بارش سے بچاؤ کا کچھ انتظام کر رہی ہے اور جہاں جہاں یہ اجڑے ہوئے لوگ چوراہوں اور کھلے میدانوں میں ڈیرا کیے ہوئے ہیں ان کیلئے سایہ اور کھانے وغیرہ کا بندوبست کیا جا رہا ہے لیکن وسائل کے فقدان کی وجہ سے یہ انتظام آٹے میں نمک کے برابر ہی کیا جا سکتا ہے۔

ایسے سنگین حالات میں جب لاکھوں لوگ اپنا گھر بار چھوڑ کر بے بسی کی زندگی گزارنے پر مجبور کر دیے گئے ہوں اور ریاست بھر کی فرقہ وارانہ صورت حال ان لوگوں کو ان کے گھروں کو لوٹنے کی اجازت نہ دے رہی ہو تو آخر اسمبلی انتخابات کا کیا جواز ہے۔ اسمبلی کی مدت پوری ہونے میں ابھی پورے سوا سال باقی ہیں۔ اول تو اسمبلی کی مدت کے خاتمہ کا انتظار کیا جانا چاہئے اور اس دوران مودی حکومت کو برخاست کر کے گجرات میں حالات کو معمول پر لا کر اجڑے ہوئے لوگوں کو مکمل تحفظ و اطمینان کے ساتھ ان کے گھروں میں بسایا جانا چاہئے اور پھر حالات کا اطمینان کر کے اسمبلی انتخابات کرانے چاہئیں۔

سچ یہ ہے کہ اسمبلی انتخابات ایک سیاسی جمہوری عمل ہے لیکن اس سیاسی جمہوری عمل کی تکمیل کے لئے حالات سازگار ہونا ضروری ہے۔ مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ پہلے حالات کو معمول پر لانے کے اقدامات کرے اور پھر اس جمہوری سیاسی عمل کی تکمیل کرے۔

بہر حال بی جے پی کی ریاستی و مرکزی قیادت اس بات پر پوری طرح آمادہ نظر آرہی ہے کہ اکتوبر میں گجرات اسمبلی کے انتخابات کرائے جائیں تاکہ اقتدار حاصل کرنے کے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں لیکن سوال یہ ہے کہ کیا واقعی بی جے پی دوبارہ گجرات میں اقتدار حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتی ہے؟

ہمارے خیال میں بی جے پی کی یہ امید کوئی خوش فہمی ہی ہے اس لئے شاید گجرات کے ان سیکولر عوام کے جذبات کا اندازہ نہیں ہے جو مختلف مذاہب اور طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں اور جنھیں مسلسل تین ماہ تک چلنے والی فرقہ وارانہ نسل کشی نے روزگار اور ذریعہ معاش سے محروم کر کے مفلس کر کے رکھ دیا ہے اور جس کیلئے وہ مودی حکومت کو ذمہ دار قرار دے رہے ہیں۔ یہ سیکولر عوام کھلے عام کہہ رہے ہیں کہ اگر بی جے پی اقتدار میں دوبارہ واپس آئی تو گجرات کو برباد کر دیا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہندوستانی ہیں اور دلت ہیں جن کی رائے سے حکومت بنتی ہے۔ ان میں بڑی تعداد دلتوں اور پسماندہ طبقات کی ہے۔

ڈاکٹر بھی شامل ہیں۔ گجرات میں ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جو بی جے پی کی اس نسل کشی پالیسی کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے جس پر اس نے گذشتہ تین ماہ کے دوران عمل کر کے ریاست کو معاشی بحران میں مبتلا کر دیا ہے۔ بی جے پی کی ریاستی و مرکزی قیادت کو غالباً خطرہ بھی ہے کہ اگر اسمبلی انتخابات کیلئے ہونے والی پولنگ کا انتظار کیا گیا تو ووٹرز کو ان کی ان حرکتوں کا بھی خیال رہے گا اور ان کے سامنے بھی یہ خوف رہے گا کہ ان کا ووٹ مل جانے کا امید ہے کہ گجرات کے عوام کو اگر یہ موقع ملا تو وہ بی جے پی کو وقت سے پہلے اقتدار سے ہٹا دینے میں ادا ہی ایک ہی بار دکھا دیں گے۔ □□

جواہر القرآن

سورہ ھود ، ۱۱ — ترجمہ آیات : ۴۷-۴۹

حضرت شیخ الہند

○ بولا اے رب میں پناہ لیتا ہوں تیری اس سے کہ پوچھوں تجھ سے جو معلوم نہ ہو مجھ کو فـ۱ اور اگر تو نہ بخشے مجھ کو اور رحم نہ کرے تو میں ہوں نقصان والوں میں فـ۲

○ حکم ہوا اے نوح اتر سلامتی کے ساتھ ہماری طرف سے اور برکتوں کے ساتھ تجھ پر اور ان فرقوں پر جو تیرے ساتھ ہیں اور دوسرے فرقے ہیں کہ ہم فائدہ دیں گے ان کو پھر پہنچے گا ان کو ہماری طرف سے عذاب دردناک فـ۳

○ یہ باتیں منجملہ غیب کی خبروں کے ہیں کہ ہم بھیجتے ہیں تیری طرف نہ تھا تو ان کی خبر رکھتا اور نہ تیری قوم اس سے پہلے فـ۴ سو تو صبر کر البتہ انجام بھلا ہے ڈرنے والوں کو فـ۵

فوائد: —————— علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

فـ۱ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ آدمی جو پوچھتا ہے جو معلوم نہ ہو تو جس چیز کا علم نہ ہو اس کو حال کا یہ کہ دے کہ مرضی پوچھے کی نہ دیکھے، پھر پوچھے "مرضی کیوں نہ کی" .... گذشتہ میں بیان کر چکے ہیں۔

فـ۲ حضرت نوح کا آپ کے اور قوم کی لیکن یہ کہا کہ پھر بیٹا دیکھوں کا کہیں میں بڑا نقصان ہے۔ بندہ کا کیا مقدور ہے، جو چاہے اس کی چوک دیکھے کہ تجھ سے پھر نہ ہو ور نہ میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام وغیرہ کی توبہ کے جو الفاظ قرآن میں نقل ہوئے ہیں ان میں یہی ادب ملحوظ رہا ہے۔

فـ۳ جودی پہاڑ سے "جودی" پر، پھر "جودی" سے زمین پر اترے۔ .... اور ان پر اور ان کی جو تمہارے ساتھیوں سے پیدا ہونے والی ہیں۔ نئی نسل اور نئی قومیں سے .... کی ہے جو آباد ہو کر .... برکت پھیلائیں گے۔ "سلامت" کے لفظ سے .... حق تعالیٰ نے تسلی دی کہ پھر ساری نوع انسانی پر قیامت سے پہلے ایسی عام ہلاکت نہ آئے گی مگر .... ہلاک ہوں گے۔

فـ۴ یعنی یہ دلائل نبوت میں سے ہے کہ ایک امی کی زبان سے ایسے ماجرے کے اپنے مستند و مفصل واقعات سنوائے جائیں۔

فـ۵ جیسے نوح اور ان کے رفقاء کا انجام بھلا ہوا آپ کے ساتھیوں کا مستقبل بھی نہایت شاندار اور کامیاب ہے۔ آپ کفار کی ایذاؤں پر صبر کریں، گھبرائیں اور تنگدل نہ ہوں، جیسے نوح علیہ السلام نے سیکڑوں برس صبر کیا۔

مہاراشٹر میں جو حزب اختلاف نے کیا وہ کسی سیاسی پارٹی کو زیب نہیں دیتا

اپوزیشن کے جارحانہ تیوروں کی وجہ سے ممبران کو باہر بھیجا گیا

قانون یقیناً اپنا راستہ طے کرے گا

مہاراشٹر کے وزیر اعلا جناب ولاس راؤ دیشمکھ سے گفتگو کے اہم اقتباسات

■ پچھلے دنوں مہاراشٹر کی سیاست میں جو کچھ بھی ہوا اس کو آپ کیا کہنا چاہیں گے؟

■ اگر آپ مہاراشٹر کی سیاست کی چالیس پچاس سال کی تاریخ کو دیکھیں تو آپ پائیں گے کہ اس سیاست کا بھی اپنا ایک کردار ہے۔ مگر یہ اپنی پرانی تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا جیسا اس مرتبہ ہوا ہے جسے میں کہوں گا کہ مہاراشٹر جیسی ریاست میں ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔ سیاسی اخلاقیات ایک الگ بات ہے حزب اختلاف کا کام ہی حزب اقتدار کی ٹانگ کھینچنا ہے لیکن اس طرح سے ممبران اسمبلی کو اغوا کر کے رکھنا ان کو گمراہ کرنا پیسہ اور افرادی طاقت کا استعمال کرنا کسی بھی سیاسی پارٹی کو زیب نہیں دیتا جو کہ حزب مخالف نے کیا جو کچھ بھی ہوا وہ بدقسمتی تھا۔

■ گزشتہ کچھ برسوں میں یہ روایت سی بن چکی ہے کہ بات جب اعتماد کے ووٹ کی بات آتی ہے تو ممبران اسمبلی کو چھپا دیا جاتا ہے۔ اس مرتبہ مہاراشٹر میں بھی جہاں اپوزیشن نے اپنے ممبران اسمبلی کو ماتوشری میں بند رکھا وہیں برسر اقتدار پارٹی نے اپنے ممبران اسمبلی کو بنگلور بھیج دیا یہ کہاں تک جائز ہے؟

اتر پردیش بی جے پی کی کمان سنبھالی

شدت پسند ونے کٹیار نے

بی جے پی کے ریاستی لیڈروں میں کھلبلی

دہلی حکومت نے مدارس کے رجسٹریشن کی جو بات کہی ہے ہم اسے ہرگز قبول نہیں کریں گے

پسماندہ طبقات کے لوگوں پر حملہ کرنا انتہائی افسوسناک • مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے

مفتی کفایت اللہ میٹنگ ہال میں منعقدہ ایک پر ہجوم کانفرنس سے امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کا خطاب

نئی دہلی — ۲۵؍ جون ۲۰۰۲ء جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے آل انڈیا دلت پسماندہ ذات و قبائل کنفیڈریشن کے چیئرمین جناب اُدت راج اور ڈاکٹر [illegible] کے ہمراہ مفتی کفایت اللہ میٹنگ ہال، بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی میں ایک پریس کانفرنس کو خطاب کیا۔

جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بات [illegible] افسوسناک ہے کہ [illegible] پسماندہ طبقے کے لوگوں کے ساتھ گزشتہ ۲۱ جون کو [illegible] کیا گیا ہے۔ آزادی کے [illegible] [illegible]

مولانا مدنی مدظلہ نے فرمایا کہ دہلی کی حکومت نے مدارس کے رجسٹریشن کی جو بات کہی ہے ہم اسے ہرگز قبول نہیں کریں گے [illegible] حکومت [illegible] مسلمانوں [illegible] نہیں ہو سکتا۔

مسٹر اُدت راج نے کہا کہ آل انڈیا دلت پسماندہ ذات و قبائل کنفیڈریشن نیز [illegible] کے کارکنوں اور لیڈروں کو پولیس نے اس کے صدر دفتر [illegible] اسکول لین بنگالی مارکیٹ میں ۲۱ جون ۲۰۰۲ء کی نصف شب کو داخل ہو کر بری طرح پیٹا اور تمام سامان [illegible] توڑ پھوڑ کر دیا۔ اس کے بعد ان سب کو پولیس تلک مارگ تھانے میں لے گئی اور وہاں بھی پیٹا۔ نازک حالات کو دیکھتے ہوئے پولیس نے رام منوہر لوہیا ہسپتال میں زخمی کارکنوں اور لیڈروں کو داخل کرایا [illegible] علاج کرایا۔ مذکورہ حادثے سے پولیس کے اعلیٰ افسروں کو بھی ۲۱ جون ۲۰۰۲ء کو مطلع کرتے ہوئے درخواست کی گئی کہ قصوروار پولیس والوں کے خلاف ایف آئی آر درج کر کے معقول کارروائی کی جائے۔ انسانی حقوق کمیشن کے چیئرمین جناب [illegible]، پسماندہ ذات و قبائل کمیشن کے چیئرمین جناب [illegible] نیز حکومت ہند کے وزیر داخلہ لال کرشن اڈوانی کو بھی اسی دن مذکورہ حادثے کے سلسلے میں فیکس بھیج کر مطلع کرایا گیا لیکن ابھی تک قصوروار پولیس والوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کے بارے میں نہیں سنا گیا۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ دلی پولیس بھارت کے وزیر داخلہ ایل کے اڈوانی کے ماتحت آتی ہے۔

آل انڈیا دلت پسماندہ ذات و قبائل کنفیڈریشن نیز [illegible] [illegible] لوگ بھی [illegible] اس کے صدر دفتر پر حملہ [illegible] سیاسی سازش کا نتیجہ ہے۔ حال میں گجرات کے مسلمانوں کے اوپر جو گزرا وہ [illegible] فاشسٹ [illegible] ایک منظر تھا۔ اس کے بعد وہی طاقتیں اب دلتوں کو نشانہ بنا رہی ہیں۔ اُدت راج جی نے کہا کہ انھوں نے ۴؍ نومبر ۲۰۰۱ء کو عظیم الشان [illegible] پروگرام منعقد کیا تھا جس کی [illegible] اور دلی پولیس نے ہر طرح مخالفت کی تھی لیکن اس کے باوجود پروگرام کامیاب رہا۔ ۲۸ فروری ۲۰۰۲ء کو گجرات میں غیر انسانی مظالم کو [illegible] دینے والی گجرات کی نریندر مودی سرکار اور مرکز کی بی جے پی سرکار کے خلاف [illegible] رام لیلا میدان میں بھارت بچاؤ مورچہ کے زیر اہتمام جمعیۃ علماء ہند کے ساتھ عظیم الشان ریلی کی۔ [illegible] طاقت سے فاشسٹ اور فرقہ پرست طاقتیں گھبرائی ہوئی ہیں۔ اس حملے کا مقصد تحریک سے وابستہ کارکنوں اور لیڈروں کو ہراساں کر کے تحریک کو دبانا ہے۔ اُدت راج جی نے بتایا کہ گجرات کے قتل عام سے پہلے انھوں نے نہیں سوچا تھا کہ وہ سیاست میں جلدی آئیں گے۔ [illegible] جب انسانوں کا قتل عام کیا جانے لگا تب انھوں نے بھی سیاسی پارٹی بنانے کا فیصلہ کیا اور [illegible] ریلی میں اس کا اعلان کر دیا۔

ڈاکٹر [illegible] نے کہا کہ وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی [illegible] [illegible] جمہوریت [illegible] ہے۔ اس کے لیے انھوں نے وزیر اعظم کو ایک خط بھی بھیجا ہے۔ انھوں نے پولیس سے بھی اپیل کی کہ وہ محروم طبقے کے خلاف ہونے والی زیادتیوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں۔

اُدت راج نے کہا کہ [illegible] بنیادی مسائل کے لیے جدوجہد [illegible] ایک متبادل طاقت [illegible] پریس کانفرنس میں شریک [illegible] [illegible] ۲۱ جون ۲۰۰۲ء [illegible] کی۔ [illegible] حالت خطرناک ہے۔

صفحہ روزگار

شہری ہوابازی میں ہیں روزگار کے اچھے امکانات

[illegible] شعبے میں [illegible] تعلیم [illegible] [illegible] ایک میدان ہے شہری ہوابازی جس میں روزگار کے مواقع [illegible] [illegible]

سلیکشن کا طریقہ

[illegible]

کہاں داخلہ لیں

[illegible]

تعلیمی قابلیت

[illegible]

(باقی صفحہ [illegible] پر)

جو لوگ آزادی کی مخالفت کرتے ہوئے آج

جمعیۃ علماء ہند نے ہی ملک و قوم کو آزادی کا راستہ دکھایا

آج مسلمانوں کو مجرم اور بد ...

جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام منعقدہ مشاورتی نمائندہ ...

ہندو کو اور ہم لوگ

ہم لوگ اس وقت ملک کے انتہائی خراب اور خطرناک ماحول میں موجودہ حالات پر غور کرنے کیلئے جمع ہوئے ہیں تاکہ یہ سوچیں کہ اس سلسلے میں کیا ہونا چاہئے۔ ہندوستان کی آزادی سارے ملک والوں کی اجتماعی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ ملک میں سبھی لوگوں نے جدوجہد آزادی میں حصہ لیا۔ اس کا سہرا جمعیۃ علماء ہند کے سر ہے کہ اس نے ملک میں [illegible] کا فریضہ انجام دیا اور قوم و وطن کو راستہ دکھایا چنانچہ جس وقت حضرت شیخ الہند اور ان کے ساتھی پہلی جنگ عظیم کے خاتمے پر پکڑے گئے اور مالٹا سے رہا ہو کر آئے تو ان کے استقبال کے لیے ملک کے سبھی لیڈر اور ایک ہجوم عظیم موجود تھا۔ ان میں حکیم اجمل خاں صاحب، مفتی کفایت اللہ، ڈاکٹر مختار احمد انصاری، مولانا احمد سعید، مولانا عبدالباری فرنگی محلی کے ساتھ ساتھ ایک نوجوان بیرسٹر گاندھی جی بھی تھے، استقبال کے بعد لوگ خلافت ہاؤس میں جمع ہوئے۔ [illegible] ہندوستان کے حالات پر تبادلہ خیال ہوا۔ ہندوستان کی آزادی پر ہو رہے عالم

اسلام کی آزادی کے انحصار کی اہمیت پر تبادلہ خیال ہوا۔ ہندوستان کو آزاد کیسے کرایا جائے، اس سلسلے میں غور و خوض ہوا۔ اس سلسلے میں حضرت شیخ الہند سے استفسار کیا گیا اور ان کی رائے طلب کی گئی۔ شیخ الہند نے فرمایا کہ ہم انگریزوں کی مخالفت کرنے والے بہت سے لیڈر [illegible] اس سلسلے پر گفتگو کرتے تھے۔ [illegible] مسلمانوں کی اس سلسلے میں [illegible] اگر مسلمان [illegible] آزادی کی لڑائی لڑے گی تو انگریز ان کو آپس میں لڑا دے گا۔ اس لیے ہندوستان کی آزادی میں سب کو ایک کیا جانا ضروری ہے۔ اس اتحاد کے بعد انگریز ہندوستان کو آزادی دینے پر مجبور ہوگا۔ [illegible] ہم ہندوستان میں تمہاری مخالفت کے لیے ہیں۔ [illegible] اس لیے ہندوؤں کو ساتھ لے کر ہی ملک کی آزادی کی لڑائی لڑی جانی چاہئے۔ اس سلسلے میں پنڈت مدن موہن مالویہ اور [illegible]

[illegible]

امت کی لاج رکھ لے اے آن بان والے

[illegible]

عالم اسلام

بنگلہ دیش میں ملک گیر بند

بنگلہ دیش کی مخالف پارٹی عوامی لیگ نے [illegible]

شیخ عبداللہ [illegible] گرفتار

[illegible]

صدام کو اقتدار سے محروم کرنے کی کوشش

[illegible]

خفیہ پروگرام نشانہ عراق

[illegible]

سعودی عرب میں شرح طلاق میں اضافہ

[illegible]

۹۸ افغانی ملک بدر

[illegible]

...کے گواہ بنے تھے وہی آج ملک پر حکمرانی کر رہے ہیں

حکومت ہر سطح پر مسلمانوں کے ساتھ امتیاز برت رہی ہے

...بھی دیش بھگت سمجھا جا رہا ہے

...سے امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہٗ کا خطاب

[illegible]

پاس کرائی جاتیں۔ اس طرح کانگریس کو جمعیۃ علماء کی قدم قدم پر ضرورت تھی۔ اسی وقت بہار میں گیا کے مقام پر ایک اجلاس ہوا جس میں ہندوستانیوں کو انگریزوں کی کونسل میں شریک کرنے کو مسترد کیا گیا۔ اس سلسلے میں کانگریس اور جمعیۃ علماء کا ایک مشترکہ اجلاس ہوا جس میں سی آر داس وغیرہ نے حصہ لیا۔ اس سلسلے میں پہلے جمعیۃ علماء نے فیصلہ کرنے کے لئے کہا گیا۔ جمعیۃ علماء نے آٹھ گھنٹے تک بحث کی۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی رہی۔ آزادی کا آغاز آگے بڑھا اور عبدالباری فرنگی محلی کی ہدایت پر گاندھی جی کو بہاتما گاندھی کہا جانے لگا تاکہ وہ ہندوؤں میں مقبول ہو سکیں۔ اس طرح آزادی کا پیغام جمعیۃ اور مسلمانوں کی محبت سے ملا جس کا مسلمانوں نے اپنا فرض سمجھ کر ہی انجام دیا کیونکہ آزادی کا حصول بہر حال ان کا فریضہ تھا۔ یہ کسی پر احسان نہیں تھا بلکہ سارے ملک میں عوام میں شعور بیدار کرنے کی غرض سے وہ دورے کئے گئے اور مسلمانوں نے اس طرح اپنا فرض نبھایا۔

جو لوگ انگریزوں کے غلام تھے اور آزادی کے اصولوں کی مخالفت کرتے تھے سرکاری گواہ بنے تھے، بدقسمتی سے آج وہی

لوگ ملک پر حکمرانی کر رہے ہیں۔ ایسے ہی ظالم لوگوں اور آر ایس ایس جیسی دہشت گرد پارٹیوں اور تنظیموں نے ملک کی باگ ڈور سنبھال رکھی ہے۔ آج ملک میں اس طرح کی باتیں کی جا رہی ہیں گویا کہ وہ فاتح ہوں اور مسلمان ان کے ماتحت ہوں۔ آزادی کسی کی ملی ہے۔ کوئی مفتوح نہیں، انگریز تھا، وہ چلا گیا۔ فاتح اور مفتوح کے جاہلانہ فلسفے کی بنیاد پر مسلمانوں کو پست ہمت اور بزدل بنایا جا رہا ہے۔ ملک کے آئین اور دستور کے مطابق مسلمان برابر کے مالک ہیں۔ سب کو اس دار میں حصہ ملا ہیں اور سب کو حقوق حاصل ہیں۔ قربانیاں، ذمہ داریاں سب کے لئے یکساں ہیں۔ حقوق، مراعات سب کے لئے یکساں ہیں۔ اس لئے ہر ہندوستانی کو برابر کے ووٹ کا مالک بنایا گیا ہے لیکن افسوس حقوق کے برعکس حکومتیں فرقہ وارانہ ہو گئیں۔ آج ہندوستان میں جو حکومتیں ہیں وہ فرقہ پرستی کے زہر سے متاثر ہیں۔ وہ ایمانداری سے ملک کو چلانے کی کوشش نہیں کر رہی ہیں۔ کوئی جھگڑا ہو جائے، قتل و غارت گری ہو جائے تو ہر ہندوستانی مسلمان مجرم اور بڑے بڑے غیر مسلم بہت بڑا دیش بھگت اور ایماندار لیڈر سمجھا جاتا ہے۔

(باقی صفحہ پر)

[illegible]

ہم ایسے ملک میں زندہ رہیں گے بے زباں کب تک

رہے گا شعلہ ماحول یہ آتش فشاں کب تک
جلائیں گے وہ کاشی اور مسلم کے مکاں کب تک
یہ لٹھ اور بھالے، برچھیاں لے کر پھرتے ہیں ہاتھوں میں
اڑائیں گے غریبوں کے بدن کی دھجیاں کب تک
زمیں پر برسا خون ہے، گلی لاشیں کی گردن
رہیں گی قاتلوں کو ملک میں آزادیاں کب تک
فسادی کاٹ لیں اعضاء ہم بھی کر نہیں سکتے
ہم ایسے ملک میں زندہ رہیں گے بے زباں کب تک
کیا کر گزریں اپنے وطن کی آبرو رکھ لی
لیا جاتا رہے گا ہم سے پھر بھی امتحاں کب تک
نکالا دشمنوں کو ملک سے، اس کے نتیجے میں
گلے میں طوق پیروں میں رہیں گی بیڑیاں کب تک
یہ کٹر پنتھ، دہشت گرد، اسلامی آتنک وادی
نئے لقبوں سے دی جائیں گی آخر گالیاں کب تک
سکھ نے سب شعوروں کو شعور زندگی دی ہے
تم اس بے حس پہ رکھو گے انگلیاں کب تک
حقیقت چھوڑ کر تاریخ کو الٹی بتاتے ہیں
مٹائے جائیں گے اسلاف کے نام و نشاں کب تک
بہار آئی تو گلشن میں خزاں بھی ساتھ لے آئی
چمن کے ظلم سے قاتل رہے گا باغباں کب تک
ملاّ کوئی جھگڑے ذہن وابستہ کے لئے
یہ پیر تحمل کب تک، رہیں گی لوریاں کب تک

نتیجۂ فکر: **نسیم مظاہری پرتاپ گڑھی**

عالمی خبریں

آسٹریلیا کے سابق گورنر جنرل استعفیٰ

آسٹریلیا میں ایک سابق بشپ کو گورنر جنرل اور دیگر عہدوں کے معاملے میں قصوروار پائے جانے پر پچھلے سال جیل کی سزا سنائی گئی ہے۔ خبر رساں ایجنسی کے مطابق سابق بشپ [illegible] ایک عورت کو خبردار کرنے والے کے طور پر پکڑے گئے اور الزام ثابت کرنے کے معاملے کا قصور وار پایا گیا۔ عدالت نے پایا کہ انہوں نے اس معاملے میں [illegible] کی رشوت دی گئی۔

نائجیریا میں خودکشی کرنے والوں کی تعداد

نائجیریا میں خودکشی کرنے والوں کی تعداد لگاتار بڑھ رہی ہے اور گزشتہ سال ہزاروں افراد نے خودکشی کر کے اپنی زندگی کو ختم کر لیا۔ ملک کی وزارت صحت کی رپورٹ میں یہ جانکاری دی گئی۔ رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال ۱۸۱۲ افراد نے خودکشی کی جس کا مطلب ہے کہ ہر گھنٹے ایک شخص خود اپنی جان لے لیتا ہے۔ نائجیریا میں ۲۰۰۰ میں ۱۳۳۳ لوگوں نے خودکشی کی تھی۔

نیپال کے جنگل کے جانوروں کے بارے میں ایک رپورٹ

[illegible]

روس کی ایک تہائی فوج گھروں سے محروم

[illegible]

آسٹریلیا: ہزاروں لوگوں کو اپنے گھر خالی کرنے کا حکم

[illegible]

سری لنکا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسعد مدنی

فضائلِ اُحد و جنت البقیع

احادیث رسولؐ کی روشنی میں

جنت البقیع مدینہ منورہ کا قدیم تاریخی قبرستان ہے۔ اسے بقیع الغرقد کہا جاتا تھا، یہاں غرقد (ببول) کے لمبے لمبے درخت تھے، ان درختوں کو کاٹ کر اس زمین کو قبرستان میں تبدیل کر دیا گیا، یہاں بے شمار صحابہ کرام، اہل بیت، تابعین اور اولیاء اللہ کی مدفون ہیں۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے وہ فرماتی ہیں: جس رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام میرے یہاں ہوتا تو آپ آخر شب میں بقیع تشریف لے جاتے اور فرماتے اے مومنو! تم پر سلام ہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا وہ تم کو مل گیا۔ (اور کچھ چیز جس کا وعدہ کل کے لیے موخر ہے) انشاء اللہ ہم بھی آپ لوگوں سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ بقیع والوں کی مغفرت فرما۔ (مسلم شریف)

مزاح فرماتے ہیں: یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقیع والوں کے لیے دعا کی وہاں دعا کرنا چاہیے، مجھے کئی لوگوں نے بتایا کہ یہاں دعا قبول ہوتی ہے۔

خلاصۃ الوفاء کے مصنف علامہ سمہودی فرماتے ہیں جن مقامات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی وہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ طبرانی میں ام قیس بنت محصن سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بقیع میں تھی آپ نے فرمایا: "اس قبرستان سے ستر ہزار لوگ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔"

ابن کعب قرظیؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص ہمارے اس قبرستان میں دفن کیا جائے گا ہم اس کے لیے سفارش کریں گے، راوی کہتے ہیں (یا آپ نے فرمایا) ہم اس کے لیے گواہی دیں گے۔" (خلاصۃ الوفاء)

ترتیب المدارک میں امام مالک سے روایت ہے کہ بقیع میں تقریباً دس ہزار صحابہ مدفون ہیں، اسی طرح اہل بیت، تابعین بھی اس قبرستان میں مدفون ہیں۔ سب سے پہلے بقیع میں حضرت عثمان بن مظعونؓ دفن کئے گئے۔ اس کے بعد جب رسول اللہ کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تو صحابہ نے دریافت کیا کہ ہم ان کی قبر کہاں بنائیں؟ آپ نے فرمایا ہمارے فرط عثمان بن مظعون (ہمارے پیش رو عثمان بن مظعون کی قبر کے پاس)۔ (خلاصۃ الوفاء ۲۳۳)

جن صحابہ کی قبریں بقیع میں ہیں ان میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) عثمان بن مظعونؓ (۲) ابراہیم بن رسول اللہ (۳) رقیہ بنت رسول اللہ (۴) فاطمہ بنت اسدؓ (حضرت علیؓ کی والدہ) (۵) عبدالرحمن بن عوفؓ (۶) سعد بن ابی وقاصؓ (۷) عبداللہ بن مسعودؓ (۸) خنیس بن حذافہ السہمیؓ (۹) اسعد بن زرارہؓ (۱۰) فاطمہ بنت رسول اللہ (۱۱) حسن بن علیؓ (۱۲) عباس بن عبدالمطلبؓ (۱۳) ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلبؓ (۱۴) ازواج مطہرات (سوائے حضرت خدیجہؓ اور حضرت میمونہؓ کے) (۱۵) سعد بن معاذؓ (۱۶) ابوسعید خدریؓ۔

بقیع میں داخل ہو کر یہ پڑھنا چاہیے:

"السلام علیکم دار قوم مومنین، وانا بکم ان شاء اللہ لاحقون، اللھم اغفر لاہل بقیع الغرقد، اللھم اغفر لنا ولھم"

اُحد

اُحد مدینہ منورہ کے شمال میں ایک مبارک پہاڑ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ دیکھ کر فرماتے تھے یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

حضرت ابوحمید ساعدیؓ روایت کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے اور مدینہ نظر آیا تو آپ نے فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور اُحد پہاڑ جنت کے دروازوں میں سے ہے۔ (خلاصۃ الوفاء)

اس پہاڑ کے دامن میں ایک عظیم اسلامی معرکہ ہوا، جو تاریخ میں جنگ اُحد کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس میں ستر صحابہ کرام شہید ہوئے، ان میں اکثر شہداء کی قبریں یہیں ہیں۔

جنگ اُحد کے موقع پر جب لوگ بھاگ گئے اور جنگ ختم ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیرؓ کے پاس (جو شہید ہو چکے تھے) آکر کھڑے ہوئے اور یہ آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے کہ "کچھ مومنین نے اللہ تعالیٰ سے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا۔"

اس کے بعد فرمایا بے شک اللہ کا رسول گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ شہید ہیں۔ آپ لوگ ان کے پاس آؤ، ان کی زیارت کرو قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت تک انہیں جو بھی سلام کرے گا یہ اس کا جواب دیں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال کے آغاز میں شہدائے اُحد کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور فرماتے جس کا ترجمہ یہ ہے "سلام ہو تم پر بسبب تمہارے صبر کے، آخرت کا گھر کیا ہی اچھا گھر ہے۔"

یہاں مدفون شہداء کے نام یہ ہیں: (۱) حضرت حمزہؓ (۲) حضرت عبداللہ بن جحشؓ (۳) مصعب بن عمیرؓ، بعض روایت کے مطابق یہ تینوں حضرات ایک ہی قبر میں مدفون ہیں۔ لیکن دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حمزہؓ کی قبر علیحدہ ہے اور حضرت عبداللہ بن جحشؓ اور مصعب بن عمیرؓ ایک قبر میں ہیں۔ (۴) شماس بن عثمانؓ ان کی قبر حضرت حمزہؓ کی قبر کے پیچھے شمال کی سمت میں ہے۔ (۵) عمرو بن جموحؓ (۶) عبداللہ بن عمرو بن حرامؓ (۷) خارجہ بن زیدؓ (۸) سعد بن ربیعؓ (۹) عبداللہ بن جبیرؓ (۱۰) نعمان بن مالکؓ (۱۱) انیس بن قتادہؓ (۱۲) ذکوان بن عبد قیسؓ [illegible] ان صحابہ کی ایک ایک قبر میں مدفون ہیں۔ ان کی قبر حضرت حمزہؓ کی قبر کے مغرب کی جانب ہے۔

حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ شہدائے اُحد کی قبروں کے نشانات مٹ چکے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کی قبریں حضرت حمزہؓ کی قبر کے قریب ہیں۔ جو شہداء اُحد کی قبریں مدینہ میں بھی ہیں۔ (خلاصۃ الوفاء ۲۴۳)

لاکھوں جوانوں کو مسلح کرکے خانہ جنگی کی تیاری کی جارہی ہے: امیر الہند مدظلہ (صفحہ ۱ کا بقیہ)

مسلمانوں کے لیے قانون کو توڑ مروڑ کر اس طرح پکڑ دھکڑ کی جاتی ہے کہ ان کو مار مار کر ہاتھ پیر توڑ دیئے جاتے ہیں، جیلوں میں رکھا جاتا ہے۔ مسلمان اگر کسی کیس میں نامزد رپورٹ کرانے جاتا ہے تو اگر اس نے آبروریزی کرنے والے یا لوٹ مار کرنے والے کسی بھی مجرم کا نام لے کر اس کے خلاف رپورٹ کرانی چاہی اس کو نشانہ بنایا جاتا ہے کہ ٹرا ہونے کے لائق نہ ہو اور اسے بیٹھنے کے قابل نہ ہو۔ اسے حوالات میں ڈال دیا جاتا ہے اور دس دس بارہ بارہ گھنٹے تک پانی نہیں دیا جاتا تاکہ مجرموں کی شناخت نہ ہو سکے اور نامزد رپورٹ نہ ہو سکے۔ اب تک ملک میں ہزار ہا فسادات ہو چکے ہیں، لاکھوں افراد کا قتل ہو چکا ہے اور کروڑوں، اربوں روپیوں کی املاک تباہ ہو چکی ہیں۔ یہ عمل برابر جاری ہے۔ حکومت صرف اتنا کہتی ہے کہ ہمارا سر شرم سے جھک گیا۔ مگر دو سر بہت جلد سیدھا نظر آتا ہے۔ دستور، جمہوریت اور قانون کو ختم کر دیا ہے۔ ۱۹۶۰ء میں راؤ کیلا، اور اسا، جمشیدپور کے فسادات ہوئے، راؤ کیلا میں ہزار ہا مسلمان شہید ہوئے، رانچی اور راؤ کیلا کے درمیان ایک ٹرین کے اندر ایک ہی فساد ہوا، اس میں لاکھوں افراد قتل ہوئے مگر ایک مجرم بھی نہیں پکڑا گیا۔

خان عبدالغفار خاں ہندوستان میں آئے تو ان کے اعزاز میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ اس وقت احمد آباد میں فساد ہوا تھا۔ انہوں نے یہ سوال کیا کہ ان فسادات میں کتنے مجرموں کو سزا دی گئی، اس بات کا کسی نے جواب نہیں دیا۔

سفیر فسادات اور مجرموں کو سزا ہی نہیں...

دنیا اور پورے ملک نے مذمت کی۔ یہ کام برسہا برس سے ہو رہا ہے۔ فساد برپا کرنے والے افسر کو ترقی دی جاتی ہے اور اس کا تبادلہ کر دیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس فسادات میں لوٹ مار کرنے والے افسروں کو ترقی دی جاتی ہے۔ حکومت کی فساد پر نظر ہے۔ اس کا واضح ثبوت انہیں افسران کا رویہ ہے۔ افسروں کے خود کے بیانات میں کہا گیا ہے کہ ان سے کہا گیا کہ مسلمانوں سے سبق سکھایا جائے۔ گجرات میں بھی یہی ہوا، ہندوستان کی سب سے بڑی دہشت گرد تنظیم آر ایس ایس اور اس کی دیگر ذیلی تنظیموں نے یہ جنگ دہلی پر اعلان کر دیا ہے کہ گجرات کا تجربہ پورے ملک میں ہوگا اور ہم ۱۹۴۲ء کے ہندوستان کو سبق سکھائیں گے۔ لاکھوں جوانوں کو باقاعدہ جنگی ہتھیاروں سے مشق کرائی جاتی ہے۔ مسلمان اور غیر مسلم کو آپس میں لڑانے کی تیاری کی جارہی ہے۔ یہ ایک طرح سے خانہ جنگی اور سول وار کی تیاری ہے۔ یہ سب باتیں اخبارات میں چھپ رہی ہیں، لیکن یہ سب باتیں حکومت کو نظر نہیں آتیں۔ ساری دنیا چلا رہی ہے۔ ساری دنیا ان کے خلاف بول رہی ہے۔ گجرات کی تباہی اور ایذا رسانی اور پوری حکومت کو یہ باتیں نظر نہیں آتیں۔

ایک مرتبہ دہلی کے لال قلعہ میں مجاہدین آزادی کا ایک جلسہ ہوا۔ آزادی کی لڑائی میں جو شریک تھے وہ لوگ آئے۔ ان کا نام پکارا گیا۔ ہم جو بیٹھنے والوں کو تلاش کی گئی تو اب تک چل رہی ہے۔ میں نے وہاں اس جلسہ میں شرکت کی تھی۔ آزادی کی جدوجہد کے عنوان سے تقریر کی گئی، انہوں نے تقریر کی، انہوں نے ملک کی آزادی کی ضرورت، حالات اور قربانیوں پر روشنی ڈالی، انگریزوں کے زمانے میں ہندوستانیوں کو کوئی ملازمت نہیں ملتی تھی۔ سول سروس کے ملازمین انگریز ہی ہوتے تھے۔ اس تحریک کو بڑھاتے ہوئے آزادی کی تحریک نے زور پکڑا اور کوششیں تیز ہوئیں۔ ہم نے ہندوستان کا ساتھ دیا اور مسلمانوں نے ساتھ چلے۔ ہندوستانیوں کی جدوجہد کی تحریکیں چلیں۔ مسلمانوں نے بھی ہر موقع پر قربانیاں دیں۔ [illegible]

ساری دنیا میں بدنامی ہو رہی ہے، امریکہ نے کہا ہے، برطانیہ اور یورپی یونین نے بھی مذمت کی ہے۔ حکومت کا طریقہ یہ ہے کہ [illegible] کیا جائے۔ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ [illegible]

مطالبات

(۱) قومی یکجہتی کونسل کی ان تجاویز کو قانونی شکل دی جائے، آر ایس ایس اور اس کی ذیلی تنظیموں پر پابندی لگائی جائے۔ [illegible]

(الف) [illegible]

(ب) [illegible]

(۲) [illegible] کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔

(۳) [illegible]

(۴) دہلی ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق جانی و مالی نقصان کا معاوضہ دیا جائے۔

(۵) متاثرین کی بازآبادکاری حکومت کا فریضہ ہے، اسے پورا کیا جائے۔

(۶) [illegible]

(۷) [illegible]

(۸) [illegible]

(۹) حکومت کے تمام شعبوں [illegible]

(۱۰) [illegible]

(۱۱) [illegible]

عہدہ صدارت کیلئے میزائل مین عبدالکلام کی نامزدگی

کیا یہ مسلمانوں کی زباں بندی کی کوشش ہے

معروف صحافی جناب راج کشور کی تجزیاتی تحریر

جب بی جے پی خوش ہے کہ اس نے عہدے کے لئے ایک ایسا امیدوار تلاش کرلیا ہے جو کانگریس اور سماج وادی پارٹی جیسی مخالف پارٹیوں کو بھی منظور ہے اور کسی بھی سیاسی ضرورت ... [illegible]

[illegible]

نقد و نظر

تبصرہ نگار: حقانی القاسمی

نام کتاب: ہندوستانی مسلمان: مسائل اور مواقع

مصنف: مولانا اسرار الحق قاسمی

رابطہ: آل انڈیا تعلیمی وملی فاؤنڈیشن

۵۵۲- بی ۲۲ جوتی مسجد والا ذاکر نگر

اوکھلا نئی دہلی-۲۵

تبصرہ نگار: حقانی القاسمی

ہندوستانی مسلمانوں کے مسائل کی ایک ... [illegible]

[illegible]

مظلوموں کی بجائے قاتلوں کی محافظ مودی حکومت کو برخاست کیا جائے۔ مجلس عاملہ جمعیۃ علماء اترپردیش کا پرزور مطالبہ

۱۷ جون ۲۰۰۲ء کو جمعیۃ علماء اترپردیش کی مجلس عاملہ کا جلسہ جمعیۃ کے ریاستی صدر مولانا حیات اللہ قاسمی کی زیر صدارت یہاں جمعیۃ بلڈنگ کے مدنی ہال میں ہوا۔ جلسے کا آغاز مولانا عبد الرب [illegible] کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اور اختتام مولانا محمد سعید قاسمی [illegible] کی دعا پر ہوا۔ نظامت کے فرائض ریاستی جنرل سکریٹری اور سابق ایم پی حافظ محمد صدیق صاحب نے انجام دیے۔ اجلاس میں حافظ محمد صدیق نے گجرات کی تازہ ترین صورت حال پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اب جمعیۃ علماء نے مصیبت زدگان کی بازآبادکاری کا کام شروع کر دیا ہے جو تیزی سے جاری ہے۔ ایک مکان کی تعمیر پر چالیس سے پچاس ہزار تک کی لاگت آرہی ہے۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ حکومت کے قائم کردہ تحقیقاتی کمیشن میں بیان حلفی اور شہادتیں داخل کرنے کا کام گجرات جمعیۃ علماء کے جنرل سکریٹری جناب [illegible] ایڈوکیٹ کی نگرانی میں ہو رہا ہے۔ اس موقع پر صدر جلسہ مولانا حیات اللہ قاسمی اور حافظ محمد صدیق نے جمعیۃ کے تمام کارکنوں اور امداد دینے والوں کا شکریہ ادا کیا جو گجرات کے ریلیف کے کاموں میں دامے درمے سخنے تعاون دے رہے ہیں۔ جلسہ میں مولانا توفیق احمد [illegible] نے جو صدر محترم جمعیۃ علماء ہند [illegible]

[illegible]

گجرات فسادات کی تحقیقات کرنیوالے کمیشن کے سامنے جمعیۃ علماء ہند کے وکلاء کی پیشی

[illegible]

وشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل پر پابندی لگائی جائے

جمعیۃ علماء ضلع لکھنؤ کے صدر سید محمد وزین کا مطالبہ

[illegible]

بقیہ: روزگار مشن سے

[illegible]

فہرست عطیہ دہندگان ریلیف فنڈ جمعیۃ علماء ہند برائے گجرات

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
Posting Date - 1/2 July 2002
5 - 11 JULY 2002
R. N. I. NO. - 38985/82
Postal Registration No. - DL - 11052/2002

وقت کی پکار | انسانی حقوق | تاریخی جھوٹ

وقت کی پکار

امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے بجا طور پر ملت اور ملک و وطن کو خبردار کیا ہے کہ "ملک کا دستور ایسا ہی خطرہ میں ہے اور کسی بھی وقت خانہ جنگی شروع ہو سکتی ہے۔" ۳۰ اور ۳۱ رجون کو جمعیۃ علماء ہند کی ورکنگ کمیٹی کے ایک اہم اجلاس کے موقع پر صدر جمعیۃ علماء ہند نے واضح کیا کہ گجرات میں جو کچھ ہوا اسے پورے ملک میں دہرانے کی سازش کی جا رہی ہے اور دینی مدارس کو مسلسل نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ حالانکہ دہشت گرد یونیورسٹیوں اور دیگر مقامات سے بھی پکڑے گئے ہیں۔"

ملک کی آزادی کے لیے جمعیۃ علماء کی رہنمائی میں مسلمانوں کی قربانیوں کا حوالہ دیتے ہوئے امیر الہند مدظلہ نے مسلمانوں کو انتباہ کیا کہ اب انھیں عزت کی زندگی گزارنے کے لیے بھی قربانی دینی ہوگی۔ جمعیۃ علماء ہند برصغیر کی ایک تاریخی اور دینی جماعت ہے۔ اس نے وقت کا تقاضہ محسوس کرتے ہوئے سیاسی اور اجتماعی صورت حال کے ہر ایک موڑ پر نہ صرف ملت اسلامیہ اور ملک و قوم کی رہنمائی کی بلکہ اس کی باخبر قیادت نے واقعات کے ہر ایک مرحلے پر ہماری نسلوں کو بھی نشان راہ دکھایا۔ ملک و وطن کا معاملہ ہو یا دین و ملت کے مسائل، امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی کی سربراہی میں اس مایہ ناز تنظیم نے پورے برصغیر کے سماجی، دینی اور سیاسی شعبوں پر گہری چھاپ چھوڑی۔ جنوبی ایشیا کے اس خطے کی تاریخ پر اس کے کارناموں کے گہرے نقوش اور انمٹ نشانات ہیں۔

[illegible] جس میں ہر طرف ٹھہری ہوئی ہے داستان ہماری شاید ہی کوئی لمحہ ایسا گزرتا ہو جب امیر الہند کا ہاتھ ملت و ملک کی نبض پر نہ رہتا ہو۔ موصوف کی انتہائی سرگرم زندگی اور شبانہ روز جدوجہد ایک ایسی مثال ہے جس سے سرشار ہو کر نہ صرف ملت اسلامیہ بلکہ پورا ملک [illegible]

[illegible]

انسانی حقوق

[illegible]

تاریخی جھوٹ

[illegible]

الجمعیۃ

پرنٹر و ناشر: مولانا اسعد مدنی
مدیر: محمد حنیف [illegible]
ملکیت: جمعیۃ ٹرسٹ سوسائٹی
مقام اشاعت: مدنی ہال، ۱ بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲
مطبوعہ: اے بی اے آفسیٹ، [illegible]

[illegible]

کمزور طبقوں اور اقلیتوں کا اتحاد وقت کی ایک اہم ضرورت ہے

ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند مولانا سید محمود مدنی کا بیان

[illegible]

گجرات کے ہولناک فساد کے متاثرین کی بھرپور امداد کیجیے

امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کی اپیل